

[1999] سپریم کورٹ ریوٹس 2.S.C.R

از عدالت عظمیٰ

میسور مائرنلز لمیٹڈ ایم جی روڈ، بنگلور

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس کرناٹکا، بنگلور

1 ستمبر 1999

[ایس راجندر بابو اور آر سی لاہوٹی، جسٹسز]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961

دفعہ 32(1) - اے وائی 1981-82 - فرسودگی - دعویٰ - اظہار "ٹیکس دہندہ کی ملکیت والی عمارت" - معنی اور دائرہ کار - ٹیکس دہندہ نے ہاؤسنگ بورڈ کو جزوی ادائیگی کی اور اسے مکانات مختص کیے گئے اور قبضہ دیا گیا - ٹیکس دہندہ نے بدلے میں مذکورہ مکانات اپنے عملے کو مختص کیے جو اصل میں تشخیص الیہ کا استعمال کر رہے تھے - تاہم، ہاؤسنگ بورڈ کے ذریعے نقل و حمل کا دستاویز جس پر عمل نہیں کیا گیا - منعقد ہوا: مذکورہ اظہار اس شخص سے مراد ہے جس میں فی الحال عمارت پر تسلط، اور استعمال کرنے کا حق ہے اور جو حقیقت میں عمارت کو اپنے کاروبار یا پیشے کے مقصد کے لیے استعمال کر رہا ہے - لہذا، ٹیکس تشخیص الیہ مذکورہ مکانات کے سلسلے میں فرسودگی کا دعویٰ کرنے کا حقدار ہے حالانکہ نقل و حمل کے دستاویز پر عمل درآمد نہیں ہوا - ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ، 1882، سیکشن 54 -

قوانین کی تشریح:

ٹیکس لگانے کے قوانین - کی تشریح - منعقد: جہاں دو تشریحات ممکن ہیں، وہاں تشخیص الیہ والے کے لیے سازگار تشریح کو ترجیح دی جانی چاہیے -

الفاظ اور جملے:

"مالک" خود، "ملکیت"، "ملکیت" اور "ٹیکس دہندہ کی ملکیت والی عمارت" - کا مطلب - انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 32 (1) کے تناظر میں -

اپیل کنندہ نے اپنے عملے کے استعمال کے لیے ہاؤسنگ بورڈ سے کم آمدنی والے گروپ کے سات مکانات خریدے تھے - ٹیکس تشخیص الیہ نے جزوی ادائیگی کی تھی اور اسے مکانات الاٹ کیے گئے تھے جس کے بعد ہاؤسنگ بورڈ کے ذریعے قبضہ کی فراہمی کی گئی - نقل و حمل کے

اصل دستاویز پر ہاؤسنگ بورڈ نے ٹیکس تشخیص الیہ کے حق میں عمل نہیں کیا تھا۔ ٹیکس تشخیص الیہ نے بدلے میں مذکورہ مکانات اپنے عملے کو مختص کیے جو اصل میں وہی استعمال کر رہے تھے۔

ٹیکس تشخیص الیہ نے مذکورہ مکانات کے سلسلے میں تخمینہ کاری سال 1981-82 کے لیے انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 32 کے تحت فرسودگی کا دعویٰ کیا۔ تشخیص الیہ والے افسر نے اس دعوے کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ تشخیص الیہ والا اس کے حق میں ترسیل کے دستاویز کی کمی کی وجہ سے مالک نہیں بنا تھا۔ انکم ٹیکس کمشنر نے ٹیکس دہندہ کی اپیل کی اجازت دی۔ انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل نے ایک حوالہ پر سی آئی ٹی کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا۔ دفعہ 256 کے تحت، ایچ سی نے سی آئی ٹی کے نقطہ نظر سے اتفاق کیا۔

ٹیکس تشخیص الیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ٹیکس تشخیص الیہ کو حق کا حق دینا اگرچہ مطلق ملکیت سے کم ہے لیکن ٹیکس تشخیص الیہ کو قانون کی دفعہ 32 کے تحت فرسودگی کا دعویٰ کرنے کا حق حاصل ہونا چاہیے۔

ریونیو کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ دفعہ 32 (1) میں آنے والی ملکیت کی اصطلاح کو اس کا قانونی معنی تفویض کیا جانا چاہیے اور بیع نامہ پر بیع نامہ اور اندراج کے بغیر ٹیکس تشخیص الیہ ایکٹ کی دفعہ 32 کے تحت فرسودگی کا دعویٰ کرنے کا حقدار نہیں ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد 1.1: انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 32 ٹیکس تشخیص الیہ کو فائدہ دیتی ہے۔ شق کی اس طرح تشریح کی جانی چاہیے اور اس میں استعمال ہونے والے الفاظ کو اس طرح کے معنی تفویض کیے جانے چاہئیں جو ٹیکس تشخیص الیہ کو قانون ساز کی طرف سے ٹیکس تشخیص الیہ کو دیے جانے والے فائدے کو حاصل کرنے کے قابل بنائے۔ یہ بھی اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ جہاں دو ممکنہ تشریحات ہیں، وہاں ایک، جو ٹیکس تشخیص الیہ کے لیے سازگار ہو، کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ [D-E-186]

1.2 قیود اپنی *، ملکیت * اور ملکیت عام اور متعلقہ قیود ہیں۔ ان کا ایک وسیع اور ایک تنگ معنی بھی ہے۔ معنی کا انحصار اس سیاق و سباق پر ہوگا جس میں قیود استعمال کی جاتی ہیں۔ [186-ای-ایف]

بلیکولڈ کیشنری، چھٹا ایڈن، ڈیاس آن جوریسپرڈنس، چوتھا ایڈن، صفحہ 400 اور اسٹروڈز جوڈیشل ڈکشنری، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

1.3- ایکٹ کے دفعہ 32 (1) میں آنے والی ملکیت کی اصطلاح کو ایک وسیع تر معنی تفویض کیا جانا چاہیے۔ کوئی بھی شخص جو اپنے حق میں جائیداد کا مالک ہے وہ جائیداد پر اس طرح کی تسلط کا استعمال کرتا ہے جس سے دوسروں کو اس سے خارج کیا جاسکے اور اسے جائیداد کو استعمال کرنے اور اس پر قبضہ کرنے اور/یا اپنے حق میں اس سے فائدہ اٹھانے کا حق حاصل ہو تو وہ عمارتوں کا مالک ہوگا حالانکہ ملکیت کے باضابطہ دستاویز پر عمل نہیں کیا گیا ہوگا۔ لہذا، ایکٹ کے دفعہ 32 (1) میں پائے جانے والے "ٹیکس دہندہ کی ملکیت والی عمارت" کے بیان محاورہ کا مطلب ہے کہ وہ شخص جس نے اپنے حق میں عمارت پر قبضہ کر لیا ہے وہ کاروبار یا پیشے کے مقاصد کے لیے اس کا استعمال

کرتا ہے حالانکہ اسے جائیداد کی منتقلی ایکٹ، رجسٹریشن ایکٹ وغیرہ جیسے قوانین کے تقاضوں کے مطابق قانونی لقب نہیں دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود وہ جائیداد کو رکھنے کا حقدار ہے جس میں دیگر تمام افراد کو خارج کر دیا گیا ہے۔ [189-بی-ڈی]

سی آئی ٹی بنام پودار سیمنٹ پرائیویٹ لمیٹڈ [1997] 5 ایس سی سی 482؛ اسٹیٹ آف یو پی بنام رینوسا گر پاور کمپنی، اے آئی آر (1988) ایس سی 1737؛ آر بی۔ اس کے بعد جو دھمل کھٹیا لانا بنام سی آئی ٹی، (1971) 82 آئی ٹی آر 570 اور نائرسروس سوسائٹی لمیٹڈ بنام کے سی الیگزینڈر، اے آئی آر (1968) ایس سی 1165 آئے۔

رام کمار ملز (پی) لمیٹڈ بنام سی آئی ٹی، 180 آئی ٹی آر 464 (کار)، مضمطر طور پر مسترد کر دیا گیا اور پیری بنام کلسولڈ، (1907) اے سی 73 کا حوالہ دیا گیا۔

2۔ فرسودگی کے تصور سے ہی پتہ چلتا ہے کہ فرسودگی کی وجہ سے ٹیکس کا فائدہ جائز طور پر اس شخص کا ہے جس نے سرمائے کے اثاثہ میں سرمایہ کاری کی ہے، سرمائے کے اثاثہ کا استعمال کر رہا ہے اور اس طرح دار اینڈ ٹیر کی وجہ سے بتدریج سرمایہ کاری کھور رہا ہے، اور اسے تبدیل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ ایک مدت کے دوران اپنی قیمت کو مکمل طور پر کھو دیا۔ [190-بی-سی]

بداینی پی کے بنام سی آئی ٹی، (1976) 105 آئی ٹی آر 642، پر انحصار کیا۔

پارکس: اصول اور تشخیص کا عمل، 5 ویں ایڈن پیج 323 اور پیپٹن: اکاؤنٹ کی ہینڈ بک، تیسری ایڈن کا حوالہ دیا گیا ہے۔

3۔ یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ جائیداد کے دو مالک بیک وقت اور اصطلاح کے ایک ہی معنی میں نہیں ہو سکتے۔ قانون کی دفعہ 32 کو نافذ کرنے میں مقننہ کا ارادہ اس شخص کو فرسودگی کے سلسلے میں کٹوتی کی اجازت دے کر پورا کیا جائے گا جس میں فی الحال عمارت پر تسلط ہے اور جو اسے اپنے حق میں استعمال کرنے کا حقدار ہے اور اسے اپنے کاروبار یا پیشے کے مقاصد کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ موجودہ معاملے میں، ٹیکس تشخیص الیہ کو دفعہ 32 کے فائدے سے انکار کر دیا گیا ہے۔ دوسری طرف، ہاؤسنگ بورڈ کو دفعہ 32 کے فائدے سے انکار کر دیا جائے گا کیونکہ اس کے قانونی مالک ہونے کے باوجود وہ عمارت کو اپنے کاروبار یا پیشے کے لیے استعمال نہیں کر رہا تھا۔ قانون ساز کی طرف سے اس طرح کے فائدے سے کسی صورت حال کا ارادہ نہیں کیا جاسکتا تھا۔ لہذا، عدالت عالیہ کا نظریہ اختیار کرنا درست نہیں تھا، جو اس نے کیا۔ [B-192؛ C-E-191]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار، 1994: کی دیوانی اپیل نمبر 5374۔

18.6.92 کے فیصلے اور حکم سے۔ 1990 کے I.T.R.C نمبر 93 میں کرناٹک عدالت عالیہ کا بیان۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس کے مہتا، دھرم مہتا، فضل انم اور محترمہ شوبھا

جواب دہندہ کے لیے کے این شکلا، ہیمنت شرما اور ایس کے دویدی

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

آر۔سی۔ لاہوٹی، جسٹس اپیلنٹ۔ سیسی ایک نجی لمیٹڈ کمپنی ہے۔ تخمینہ کاری کے سال 1981-82 (31.3.1981 پر ختم ہونے والے اکاؤنٹنگ سال) کے دوران ٹیکس تشخیص الیہ نے اپنے عملے کے استعمال کے لیے ہاؤسنگ بورڈ سے کم آمدنی والے گروپ کے سات مکانات خریدے تھے۔ ٹیکس تشخیص الیہ نے جزوی ادائیگی کی تھی اور اس کے بعد مکانات کی مختص کی گئی تھی جس کے بعد ہاؤسنگ بورڈ کے ذریعے قبضہ کی فراہمی کی گئی تھی۔ نقل و حمل کے اصل دستاویز پر ابھی تک ہاؤسنگ بورڈ نے ٹیکس تشخیص الیہ کے حق میں عمل درآمد نہیں کیا تھا۔ ٹیکس تشخیص الیہ نے ٹیکس تشخیص الیہ کے کاروبار کے مقصد کے لیے استعمال ہونے والی عمارتوں کی فرسودگی کے سلسلے میں انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 32 کے تحت دعویٰ کیا۔ اس دعوے کو تشخیص الیہ والے افسر نے یہ رائے دیتے ہوئے مسترد کر دیا تھا کہ محصول لینے والا اس کے حق میں ترسیل کے دستاویز کی کمی کی وجہ سے مالک نہیں بنا تھا۔ انکم ٹیکس کمشنر نے ٹیکس تشخیص الیہ کی طرف سے پیش کردہ اپیل کی اجازت دی اور ٹیکس تشخیص الیہ افسر کو ہدایت کی کہ وہ ٹیکس تشخیص الیہ کے فرسودگی کے دعوے کی اجازت دے کیونکہ کمپنی مالک کے طور پر کام کر رہی ہے اور مکانات کے مالک کے حقوق کا استعمال کر سکتی ہے۔ ٹریبونل نے ریونیو کی طرف سے پیش کردہ اپیل میں سی آئی ٹی کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا۔ اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کردہ ایکٹ کی دفعہ 256 (1) کے تحت ایک درخواست پر، مندرجہ ذیل سوال کو ٹریبونل نے ہائی کورٹ کی رائے کے لیے بھیجا تھا:۔

"کیا، حقائق پر اور کیس کے حالات میں، ٹریبونل ان سات مکانات کے سلسلے میں فرسودگی کے لیے ٹیکس تشخیص الیہ کے دعوے کو مسترد کرنے میں درست تھا جس کے سلسلے میں ٹیکس تشخیص الیہ بائع سے منتقلی کا دستاویز حاصل نہیں کیا ہے حالانکہ اس نے قبضہ کر لیا تھا اور ادائیگی کا جزوی حصہ ادا کیا تھا؟"

عدالت عالیہ نے رام کمار ملز (پی) لمیٹڈ بنا م کمشنر انکم ٹیکس، 180 آئی ٹی آر 464 میں اپنے ہی فیصلے پر بھروسہ کرتے ہوئے مثبت یعنی ٹیکس تشخیص الیہ کے خلاف سوال کا جواب دیا۔ متاثرہ ٹیکس تشخیص الیہ نے عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی ایکٹ کی دفعہ 261 کے تحت سرٹیفکیٹ کے مطابق اس اپیل کو ترجیح دی ہے۔

ایکٹ کا دفعہ 32 کچھ کٹوتیوں کی اجازت دیتا ہے، ان میں سے ایک عمارتوں وغیرہ کی فرسودگی ہے، جو ٹیکس تشخیص الیہ کی ملکیت ہے اور کاروبار یا پیشے کے مقاصد کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ یہ لفظ ملکیت ہے جو دفعہ 32 کے ذیلی دفعہ (1) میں آتا ہے جو تنازعہ کا مرکز ہے۔ کیا یہ صرف ایک مطلق مالک یا اثاثہ کا مالک ہے جسے اس کے قانونی معنوں میں سمجھا جاتا ہے جو فرسودگی کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ یا، مکمل یا قانونی ملکیت سے کم عنوان کی ملکیت بھی کسی ٹیکس تشخیص الیہ کو دفعہ 32 کے تحت فرسودگی کا دعویٰ کرنے کا حق دے سکتی ہے؟ ریونیو کے ماہر سینئر وکیل نے پیش کیا ہے کہ ملکیت کی اصطلاح کو اس کے قانونی معنی تفویض کیے جانے چاہئیں اور جب تک کہ ایک ٹیکس تشخیص الیہ، اس معنی میں جائیداد کا مالک نہیں بن گیا ہے کہ حق قانون کے مطابق اس میں شامل نہیں ہوا ہے، وہ ایکٹ کے دفعہ 32

کے تحت کٹوتی کے فائدے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی دفعہ 54 کے تحت، غیر منقولہ جائیداد میں ملکیت کسی شخص کو بیع نامہ کے نفاذ اور اندراج کے ذریعے منتقل کی جاتی ہے۔ تسلیم شدہ طور پر کہ ایسا نہ ہونے کی وجہ سے، ٹیکس تشخیص الیہ فائدہ کا حقدار نہیں ہے۔ دوسری طرف ٹیکس تشخیص الیہ کے فاضل وکیل نے آر بی جو دھال کٹھیالہ بنام سی آئی ٹی، [1971] 3 ایس سی سی 369 میں اس عدالت کے فیصلوں پر انحصار کیا ہے۔ (1971) 82 آئی ٹی آر 570 اور سی آئی ٹی بمبئی اینڈ اورز بنام پودار سینٹ پرائیویٹ لمیٹڈ اور دیگر [1997] 5 ایس سی سی 482 نے پیش کیا کہ دفعہ 32 (1) میں ملکیت کی اصطلاح کو ایک سیاق و سباق سے متعلق معنی تفویض کیا جانا چاہیے اور اس شق کے بنیادی مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ٹیکس تشخیص الیہ میں حق کی ملکیت اگرچہ مطلق ملکیت سے کم ہے، ٹیکس تشخیص الیہ کو بھی دفعہ 32 (1) کے فائدے کا حقدار بنانا چاہیے۔

انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 32 ٹیکس تشخیص الیہ کو فائدہ دیتی ہے۔ شق کی اس طرح تشریح کی جانی چاہیے اور اس میں استعمال ہونے والے الفاظ کو اس طرح کے معنی تفویض کیے جانے چاہئیں جو ٹیکس تشخیص الیہ کو قانون سازی کی طرف سے ٹیکس تشخیص الیہ کو دیے جانے والے فائدے کو حاصل کرنے کے قابل بنائے۔ یہ بھی اچھی طرح طے شدہ ہے کہ جہاں ٹیکس لگانے کے التزام کی دو ممکنہ تشریحات ہیں وہاں ٹیکس تشخیص الیہ کے لیے سازگار تشریح کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

ملکیت کیا ہے؟ اپنی ملکیت قیود عام اور متعلقہ اصطلاحات ہیں۔ ان کا ایک وسیع اور ایک تنگ معنی بھی ہے۔ معنی کا انحصار اس سیاق و سباق پر ہوگا جس میں قیود استعمال کی جاتی ہیں۔ بلیکن لاڈ کشری (چھٹا ایڈیشن) مالک کی تعریف اس طرح کرتی ہے:-

"مالک۔ وہ شخص جس کے پاس ملکیت، تسلط، یا ملکیت کا لقب ہے؛ مالک۔ وہ جس کے پاس کسی حقیقی یا ذاتی، جسمانی یا غیر حقیقی چیز کا تسلط ہے، جس سے اسے لطف اندوز ہونے اور اپنی مرضی کے مطابق کرنے کا حق ہے، یہاں تک کہ اسے خراب کرنے یا تباہ کرنے کا، جہاں تک قانون اجازت دیتا ہے، جب تک کہ اسے کسی قرارداد یا عہد سے روکا نہ جائے جو اس کے حق کو روکتا ہے۔

تاہم، یہ اصطلاح ایک عام نام ہے، اور اس کے معنی اس ربط سے جمع کیے جاتے ہیں جس میں اسے استعمال کیا جاتا ہے، اور اس موضوع سے جس پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ جیسا کہ زمین پر لاگو ہوتا ہے اس لفظ کا بنیادی معنی وہ ہے جو فیس کا مالک ہے اور جسے جائیداد کو ٹھکانے لگانے کا حق حاصل ہے، لیکن قیود میں وہ شخص بھی شامل تھا جس کا زمین پر ملکیت کا حق ہو یا اس پر قبضہ کرنے یا کاشت کرنے والا شخص۔

"مالک" کی اصطلاح اس شخص کی نشاندہی کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے جس میں ایک یا زیادہ مفادات اس کے اپنے فائدے کے لیے ہوتے ہیں۔

اسی ڈکشنری میں، ملکیت کی اصطلاح کا مطلب دیگر باتوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، "جائیداد کو استعمال کرنے اور اس سے لطف اندوز ہونے کے حق کا مجموعہ، بشمول اسے دوسروں کو منتقل کرنے کا حق۔ ایک یا زیادہ افراد کا حق ہے کہ وہ دوسروں کو چھوڑ کر کسی چیز کو اپنے پاس رکھیں یا استعمال کریں۔ وہ حق جس کے ذریعے کوئی چیز خاص طور پر کسی ایک کا ہے، دوسرے تمام افراد کو خارج کرنا۔ قبضہ، لطف یا ٹھکانے لگانے کا خصوصی حق؛ جس میں ایک لازمی خاصیت کے طور پر کنٹرول، ہینڈل اور ٹھکانے لگانے کا حق شامل ہے۔

قانون پردیاس (صفحہ 400 پر چوتھا ایڈن) کہتا ہے :

"لہذا، ایسا لگتا ہے کہ زمین کی ملکیت کا خیال بنیادی طور پر قبضہ میں رہنے اور اسے حاصل کرنے کے بہتر حقوق میں سے ایک ہے، جبکہ جائیدادوں کے ساتھ یہ تصور زیادہ مطلق ہے۔ اصل ملکیت سے مراد اس حق کو برقرار رکھنے کا حق ہے جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے، اور اس حد تک مالک کو مالک سمجھا جاتا ہے۔"

اسٹراؤڈز جوڈیشل ڈکشنری ملکیت کی کئی تعریفیں اور عکاسی کرتی ہے۔ ایسی ہی ایک تعریف یہ ہے کہ کسی جائیداد کا مالک یا مالک وہ شخص ہوتا ہے جس میں (اس کی رضامندی کے ساتھ) یہ فی الحال فائدہ مند طور پر تقویض کیا گیا ہے، اور جس کے پاس اس پر قبضہ، یا کنٹرول، یا اس کا فائدہ ہے۔ مثال کے طور پر کرایہ دار، مدت کے دوران، جائیداد کے مالک کو برطرف کر دیا جاتا ہے۔ ایک اور تعریف جو اسٹراؤڈز نے دی ہے وہ یہ ہے :

"مالک کسی بھی زمین یا مکان کے کرایے یا منافع کے پورے یا کسی بھی حصے کے قبضے یا رسید میں ہر اس شخص پر "لاگو ہوتا ہے"؛ یا ایسی زمین یا مکان کے قبضے میں، سال بہ سال کرایہ دار کے طور پر یا کسی کم مدت کے لیے یا اپنی مرضی سے کرایہ دار کے طور پر۔"

اسٹیٹ آف یوپی اور دیگر بنام رینوسا گر پاور کمپے اور دیگر آئی آر (1988) ایس سی 1737 (پیرا 47) میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ لفظ [اون ایک عام اصطلاح ہے جو اپنے اندر عنوان کی کئی درجہ بندی کو قبول کرتی ہے، جو حالات پر منحصر ہے، اور اس کا مطلب لازمی طور پر فیس میں ملکیت نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے، "ملکیت رکھنا، ملکیت کے طور پر رکھنا یا رکھنا"۔

سی آئی ٹی بنام پودار سیمنٹ پرائیویٹ لمیٹڈ (سو پرا) میں جو سوال اس عدالت کے سامنے زیر غور آیا وہ یہ تھا کہ کیا مکان کی جائیداد سے کرایہ کی آمدنی جو کہ تعین کنندہ کے حصے میں آئی تھی، لیکن جس کے طور پر تعین کنندہ قانونی مالک نہیں تھا۔ دستاویزی ملکیت کا تخمینہ گھر کی جائیداد سے حاصل ہونے والی آمدنی، یا دوسرے ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی کے طور پر لگایا جانا تھا۔ ایکٹ کے دفعہ 22 کے مفہوم کے تحت گھر کی جائیداد سے ہونے والی آمدنی کا اندازہ لگانے کے لیے جائیداد ایسی ہونی چاہیے کہ "جس کا تعین کرنے والا مالک ہو"۔ اس عدالت نے ایکٹ کی بنیادی اسکیم کے فقہی تجزیے پر اور سیاق و سباق اور مقصدی تشریح کا سہارا لیتے ہوئے، مختلف ہائی کورٹس کے متعدد متضاد فیصلوں کا بھی جائزہ لیتے ہوئے، یہ قرار دیا کہ اس کی ذمہ داری کا تعین اس شخص پر کیا گیا ہے جو وصول کرتا ہے یا اس کا حقدار ہے۔ جائیداد سے آمدنی اپنے حق میں وصول کرتا ہے۔ پیرا 55 کے مطابق، اس عدالت نے کہا ہے :

"ہم اس طے شدہ موقف سے آگاہ ہیں کہ مشترکہ قانون کے تحت مالک کا مطلب ایک ایسا شخص ہے جس نے جائیداد کی منتقلی کے قانون، رجسٹریشن ایکٹ وغیرہ جیسے قانون کے تقاضوں کی تعمیل کے بعد اسے قانونی طور پر درست لقب دیا ہو۔ لیکن انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 22 کے تناظر میں زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے اور انکم ٹیکس ایکٹ کے مقصد یعنی "آمدنی پر ٹیکس لگانے" کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہمارا خیال ہے کہ مالک ایک ایسا شخص ہے جو اپنے حق میں جائیداد سے آمدنی حاصل کرنے کا حقدار ہے۔"

آر بی جوڈھمل کھیالہ بنام سی آئی ٹی، (1971) 82 آئی ٹی آر 570 میں انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 9 کے مقصد کے لیے یہ قرار دیا گیا تھا کہ مالک وہ شخص ہونا چاہیے جو مالک کے حق کا استعمال کر سکتا ہے، مالک کی طرف سے نہیں بلکہ اپنے حق میں۔

ہم پیری بنام کلسولڈ، (1907) اے سی 73 سے قانون کے درج ذیل کلاسیکی گوشوارہ کو مفید طریقے سے نکال اور دوبارہ پیش کر سکتے ہیں جس کا حوالہ نائرسروس سوسائٹی لمیٹڈ بنام کے سی الیگزینڈر اور دیگر اے آئی آر (1968) ایس سی 1165 میں منظوری کے ساتھ دیا گیا ہے :

"اس بات پر اختلاف نہیں کیا جاسکتا کہ مالک کے فرض شدہ کردار میں زمین کا قبضہ رکھنے والا اور ملکیت کے عام حقوق کو پر امن طریقے سے استعمال کرنے والا شخص پوری دنیا کے متدعو یہ بالکل اچھا لقب رکھتا ہے لیکن صحیح مالک۔ اور اگر جائز مالک آگے نہیں آتا ہے اور مقدمے پر لاگو حدود کے قانون تو ضیعات کے ذریعہ مقرر کردہ مدت کے اندر قانون کے عمل کے ذریعے اپنے لقب کا دعویٰ نہیں کرتا ہے، تو اس کا حق ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے اور ملکیت کا مالک ایک مطلق لقب حاصل کر لیتا ہے۔

پوڈار سیمنٹ کیس (سوپرا) انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ہے اور اسے ملکیت کے تصور پر رجحان ساز کے طور پر لیا جانا چاہیے۔ قانون کے دفعہ 32(1) میں موجود ملکیت کی اصطلاح کے معنی کا پتہ لگانے کے لیے اس میں طے شدہ قانون سے مدد لی جاسکتی ہے۔

ہماری رائے میں، انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 32(1) میں موجود اصطلاح کو ایک وسیع تر معنی تفویض کیا جانا چاہیے۔ کوئی بھی شخص جو اپنے حق میں جائیداد کا مالک ہے، جائیداد پر اس طرح کے تسلط کا استعمال کرتا ہے جس سے دوسرے کو اس سے خارج کیا جاسکے اور جائیداد کو استعمال کرنے اور اس پر قبضہ کرنے اور/یا اپنے حق میں اس سے فائدہ اٹھانے کا حق حاصل ہو تو وہ عمارتوں کا مالک ہوگا حالانکہ ملکیت کے باضابطہ دستاویز پر عمل درآمد اور اندراج نہیں کیا گیا ہوگا جیسا کہ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ، رجسٹریشن ایکٹ وغیرہ کے ذریعے تصور کیا گیا ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 32(1) میں پائے جانے والے ٹیکس دہندہ کی ملکیت والی عمارت کے بیان محاورہ کا مطلب ہے کہ وہ شخص جس نے اپنے حق میں عمارت پر قبضہ کر لیا ہے وہ کاروبار یا پیشے کے مقاصد کے لیے اس کا استعمال کرتا ہے حالانکہ اسے جائیداد کی منتقلی کے قانون اور رجسٹریشن ایکٹ وغیرہ جیسے قوانین کے تقاضوں کے مطابق قانونی لقب نہیں دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود وہ جائیداد کو دیگر تمام کو چھوڑ کر رکھنے کا حقدار ہے۔

عام طور پر فرسودگی اپنے کاروبار میں کسی ٹیکس تشخیص الیہ کے ذریعہ استعمال کیے جانے والے اثاثہ کے ضائع ہونے کی وجہ سے قیمت میں کمی کے لیے ایک الاؤنس ہے۔ بلیکیز لاڈ کشری (ففتھ ایڈن) فرسودگی کے معنی کی وضاحت کرتی ہے، دیگر باتوں کے ساتھ :

"قدر میں کمی؛ قدر میں کمی۔ بہتر طریقوں کی وجہ سے عمر، استعمال اور بہتری سے پیدا ہونے والی خرابی یا نقصان یا قدر میں کمی۔ گراؤ یا غیر فعال ہونے کی وجہ سے جائیداد کی قیمت میں کمی اور عام طور پر ایک سیٹ فارمولے کے ذریعے ماپا جاتا ہے جو جائیداد کی مفید زندگی کی ایک مقررہ مدت کے دوران ان عناصر کی عکاسی کرتا ہے۔ آمدنی کے مقابلے میں لاگت کا مقابلہ کرنے کے لیے اثاثہ کی تخمینی مفید زندگی پر

سرمایہ کاری کی لاگت کا تخمینہ لگانے اور مختص کرنے کا مستقل بتدریج عمل

اصولوں اور تشخیص کے عمل میں پارکس (صفحہ 323 پر پانچواں ایڈن) کہتا ہے: جہاں تک تعمیر کا تعلق ہے، فرسودگی کھپت، یا استعمال، یا وقت کے بہاؤ کے بذریعے ختم ہونے کی پیمائش ہے۔ بیٹن نے اپنے اکاؤنٹ کی ہینڈ بک (3rd Edn) میں مشاہدہ کیا ہے کہ فرسودگی کسی بھی دوسرے اخراجات کی طرح جیب سے باہر کی لاگت ہے۔ انہوں نے مزید مشاہدہ کیا ہے کہ فرسودگی چارج محض مقررہ اثاثہ کی لاگت کا وقتاً فوقتاً چلنے والا پہلو ہے۔

بداینی پی کے بنام سی آئی ٹی، (1976) 105 آئی ٹی آر 642 میں عدالت عظمیٰ نے مشاہدہ کیا ہے کہ فرسودگی کے لیے الاؤنس کسی اثاثہ کی قیمت کو اس حد تک تبدیل کرنا ہے جس حد تک اس تخمینہ کاری سال سے متعلق اکاؤنٹنگ کی مدت کے دوران فرسودگی ہوئی ہے اور جیسا کہ قیمت، اس حد تک، ضائع ہو چکی ہے، فرسودگی کے لیے متعلقہ الاؤنس ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا احکام کا مجموعی نظریہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ فرسودگی کے تصور سے ہی پتہ چلتا ہے کہ فرسودگی کی وجہ سے ٹیکس کا فائدہ جائز طور پر اس شخص کا ہے جس نے سرمائے کے اثاثہ میں سرمایہ کاری کی ہے جو سرمائے کے اثاثہ کا استعمال کر رہا ہے اور اس طرح گھٹیا پن کی وجہ سے بتدریج سرمایہ کاری کھور رہا ہے، اور اسے ایک مدت کے دوران اپنی قیمت کو مکمل طور پر کھو کر تبدیل کرنے کی ضرورت ہوگی۔

یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ جائیداد کے دو مالک بیک وقت اور اصطلاح کے ایک ہی معنی میں نہیں ہو سکتے۔ قانون کی دفعہ 32 کو نافذ کرنے میں مقننہ کا ارادہ اس شخص کو فرسودگی کے سلسلے میں کٹوتی کی اجازت دے کر پورا کیا جائے گا جس میں فی الحال عمارت پر تسلط ہے اور جو اسے اپنے حق میں استعمال کرنے کا حقدار ہے اور اسے اپنے کاروبار یا پیشے کے مقاصد کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ کسی بھی مختلف معنی کو تفویض کرنا قانون سازی کے ارادے کو کم نہیں کرے گا۔ کیس کو ہاتھ میں لینے کے لیے یہ اپیل کنندہ ہے جس نے قیمت کا کچھ حصہ ادا کیا ہے، مکانات کو مالک کے طور پر قبضے میں رکھا گیا ہے اور عمارتوں کو اپنے کاروبار کے مقصد کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ پھر بھی ٹیکس تشخیص الیہ کو دفعہ 32 کے فائدے سے انکار کر دیا گیا ہے۔ دوسری طرف، ہاؤسنگ بورڈ کو دفعہ 32 کے فائدے سے انکار کر دیا جائے گا کیونکہ اس کے قانونی مالک ہونے کے باوجود وہ عمارت کو اپنے کاروبار یا پیشے کے لیے استعمال نہیں کر رہا تھا۔ ہمیں نہیں لگتا کہ اس طرح کی فائدے سے کسی صورت حال کا ارادہ مقننہ کی طرف سے کیا جاسکتا تھا۔ اس معاملے میں جو حقیقت سامنے آئی وہ یہ ہے کہ اگرچہ ہاؤسنگ بورڈ نے ٹیکس تشخیص الیہ کے حق میں حق کی دستاویز پر عمل نہیں کیا تھا، لیکن مکانات ہاؤسنگ بورڈ کے ذریعے ٹیکس تشخیص الیہ کو مختص کیے گئے تھے، جزوی ادائیگی موصول ہوئی اور قبضہ پہنچایا گیا تا کہ ٹیکس تشخیص الیہ کو جائیداد پر تسلط عطا کیا جاسکے جس کے بعد ٹیکس تشخیص الیہ نے اپنے حق میں کوارٹرز کو عملے کو مختص کیا تھا اور وہ دراصل ٹیکس تشخیص الیہ کے عملے کے ذریعے استعمال کیے جا رہے تھے۔ یہ عام علم ہے کہ ہاؤسنگ بورڈ جیسے اداروں کے ذریعے بنائی گئی مختلف اسکیموں کے تحت مکانات بڑے پیمانے پر تعمیر کیے جاتے ہیں اور جن لوگوں نے بلنگ کی ہے انہیں جزوی ادائیگی پر الاٹ کیے جاتے ہیں۔ قبضہ بھی مختص کو پہنچایا جاتا ہے تاکہ جائیداد سے لطف اندوز ہو سکے۔ اگر مختص کے ذریعے ادائیگی کے گوشوارہ کا مشاہدہ کیا جاتا ہے تو ٹائٹل منتقل کرنے والے دستاویز پر عمل درآمد لازمی طور پر اس کے بعد ہوتا ہے۔ اگر صرف مختص کو ہی کر سکتا ہے تو جائیداد بورڈ کو واپس کر سکتی ہے۔ یہ صرف ہاؤسنگ بورڈ اور مختص کے درمیان کا معاملہ ہے۔ کوئی تیسرا شخص مداخلت نہیں کرتا۔ الاٹی کی طرف سے کی جانے والی جزوی ادائیگی ٹائٹل حاصل کرنے کے ارادے سے ہوتی

ہے۔ ہاؤسنگ بورڈ کی طرف سے مختص کو ملکیت کی فراہمی بھی ملکیت دینے کی طرف ایک قدم ہے۔ دستاویز سازی میں صرف اس خیال کے ساتھ تاخیر ہوتی ہے کہ الاٹی کو ادائیگی کے گوشوارہ پر عمل کرنے پر مجبور کیا جائے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر، ہماری رائے میں، عدالت عالیہ کا یہ نظریہ اختیار کرنا درست نہیں تھا جو اس نے کیا۔ اپیل کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ ٹریبونل کی طرف سے عدالت عالیہ کو بھیجے گئے سوال کا جواب منفی یعنی ریونیو کے خلاف اور ٹیکس تشخیص الیہ کے حق میں دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے بارے میں کوئی آرڈر نہیں۔

دی ایس ایس

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔